خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات
18- جنوری 1996ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 449
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر
ایل
5254

جلد 46-81 نمبر 16 | جمعرات 26 شعبان 1416ھ، 18 صلح 1375ہش، 18 جنوری 1996ء

## خدا تعالیٰ پوست کو پسند نہیں کرتا وہ مغز چاہتا ہے

تو بہ صرف لفظوں اور باتوں کا نام نہیں۔ دیکھو خدا قلیل سی چیز سے خوش نہیں ہو جاتا۔ کوئی ذرا سا کام کرکے خیال کرلینا کہ بس اب ہم نے جو کرنا تھا کر لیا اور رضا کے مقام تک پہنچ گئے۔ یہ صرف ایک خیال اور وہم ہے ہم دیکھتے ہیں کہ جب ایک بادشاہ کو ایک دانہ دے کر یا مٹی کی مٹھی دے کر خوش نہیں کرسکتے بلکہ اس کے غضب کے مورد بنتے ہیں تو کیا وہ احکم الحاکمین اور بادشاہوں کا بادشاہ ہماری ذرا سی ناکارہ حرکت سے یا دو لفظوں سے خوش ہو سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ پوست کو پسند نہیں کرتا وہ مغز چاہتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

شیخ نظام الدینؒ کا ذکر ہے کہ ایک دفعہ بادشاہ کا سخت عتاب ان پر ہوا۔ اور حکم ہوا کہ ایک ہفتہ تک تم کو سخت سزا دی جائے گی۔ جب وہ دن آیا تو وہ ایک مرید کی ران پر سر رکھ کر سوئے تھے۔ اس مرید کو جب بادشاہ کے حکم کا خیال آیا تو وہ رویا۔ اور اس کے آنسو شیخ پر گرے جس سے شیخ بیدار ہوا اور پوچھا کہ تو کیوں روتا ہے۔ اس نے اپنا خیال عرض کیا اور کہا کہ آج سزا کا دن ہے۔ شیخ نے کہا کہ تم غم مت کھاؤ ہم کو کوئی سزا نہ ہوگی۔ میں نے ابھی خواب میں دیکھا ہے کہ ایک مارکھنڈ گائے مجھے مارنے کے واسطے آئی ہے۔ میں نے اس کے دونوں سینگ پکڑ کر اس کو نیچے گرا دیا ہے، چنانچہ اسی دن بادشاہ سخت بیمار ہوا۔ اور ایسا سخت بیمار ہوا کہ اسی بیماری میں مر گیا۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 386)

## غیبتوں کو چھوڑ دو۔ بغض کینہ سے اجتناب کرو

حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب (امام جماعت احمدیہ الاول)

یہ بالکل سچی بات ہے کہ غیبت کرنے والا حقیقت میں ہی ایسا بد آدمی ہوتا ہے۔ جو اپنے مردہ بھائی کے کباب کھاتا ہے۔ مگر یہ کباب ہر ایک آدمی نہیں دیکھ سکتا۔ ایک صوفی نے کشفی طور پر دیکھا کہ ایک شخص نے کسی کی غیبت کی۔ تب اس سے قے کرائی گئی تو اس کے اندر سے بوٹیاں نکلیں جن سے بو بھی آتی تھی۔

یاد رکھو یہ کہانیاں نہیں یہ واقعات ہیں۔ جو لوگ بدظنیاں کرتے ہیں۔ جب تک اپنی نسبت بدظنیاں نہیں سن لیتے نہیں مرتے۔ اس لئے میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں اور درد دل سے کہتا ہوں کہ غیبتوں کو چھوڑ دو۔ بغض اور کینہ سے اجتناب اور بہ بکلی پرہیز کرو۔ اور بالکل الگ تھلگ رہو۔ اس سے بڑا فائدہ ہوگا۔ میری نہ کوئی جاگیر مشترکہ ہے نہ کوئی مکان مشترکہ ہے۔ میرا کوئی معاملہ دنیا کا کسی سے مشترکہ نہیں۔ اسی طرح میں اوروں پر قیاس کرتا ہوں کہ وہ بھی یہاں آکر الگ تھلگ ہوں گے۔ اور اگر چہ معمولی سی شراکت ہوگی بھی تو کوشش کرنے سے بالکل الگ رہ سکتے ہیں۔ انسان خود بخود اپنے آپ کو پھندوں میں پھنسا لیتا ہے ورنہ بات سہل ہے جو لڑکے دوسروں کی نکتہ چینیاں اور غیبتیں کرتے ہیں۔ اللہ کریم ان کو پسند نہیں کرتا۔ اگر کسی میں کوئی غلطی دیکھو تو خدا تعالیٰ سے اس کو راہ راست پر چلنے کی توفیق دیوے۔ یاد رکھو اللہ کریم تواب الرحیم ہے۔ وہ معاف کر دیتا ہے۔

جب تک انسان اپنا نقصان نہ اٹھائے۔ اور اپنے اوپر تکلیف گوارا نہ کرے کسی دوسرے کو سکھ نہیں پہنچا سکتا۔ بدصحبتوں سے بہ کلی کنارہ کش ہو جاؤ۔ خوب یاد رکھو کہ چوہڑی یا لہار کی بھٹی یا کسی عطار کی دکان کے پاس بیٹھنے سے ایک جیسی حالت نہیں رہا کرتی۔ ظن کے اگر قریب بھی جانے لگو تو اس سے بچ جاؤ۔ کیونکہ اس سے پھر تجسس پیدا ہوگا۔ اور اگر تجسس تک پہنچ چکے ہو تو پھر بھی رک جاؤ کہ اس سے غیبت تک پہنچ جاؤ گے۔ اور یہ ایک بہت بڑی بداخلاقی ہے اور مردار کھانے کی مانند ہے۔

تقویٰ اختیار کرو۔ اور پورے پورے پرہیزگار بن جاؤ۔ مگر یہ سب کچھ اللہ توفیق دے تو حاصل ہوتا ہے۔ ہم تو انباروں کے انبار ہر روز معرفت کے پیش کرتے ہیں۔ گو فائدہ تو ہوتا ہے۔ مگر ہم چاہتے ہیں کہ بہت فائدہ ہو۔ اور بہتوں کو ہو۔ خدا تعالیٰ توفیق عنایت فرمائے۔

(از خطبہ 18۔ اکتوبر 1907ء)

## فہرست جنازہ

○ مورخہ 96-1-5 بروز جمعہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے بیت الفضل لندن میں درج ذیل جنازہ ہائے غائب پڑھائے۔

○ 1۔ مکرم مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب ربوہ

2۔ مکرم مولوی امیر احمد صاحب درویش قادیان

مکرمہ سلمیٰ صدیقہ صاحبہ اہلیہ مکرم علیم الدین صاحب۔ امیر جماعت اسلام آباد

مکرم چوہدری فضل الٰہی صاحب دارالرحمت غربی ربوہ

مکرم منور احمد صاحب لون برادر سعید احمد صاحب لون امریکہ

مکرمہ سردار بیگم صاحبہ اہلیہ علی محمد صاحب (بھاوجہ شیر محمد صاحب باورچی، حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع) ربوہ

مکرم ملک ناصر احمد صاحب ہم زلف ملک اشفاق احمد صاحب عملہ حفاظت لندن

**مورخہ 95-12-19 بروز منگل**

○ جنازہ حاضر

مکرم خلیل ارتضٰی علی صاحب آف ایسٹ لندن

جنازہ غائب

مکرم محمد اکرم الشواء صاحب آف دمشق شام

## درخواست دعا

○ مکرم آغا سیف اللہ صاحب مینیجر روزنامہ الفضل و ناظم دارالقضاء لکھتے ہیں۔

مکرم چوہدری محمد حسین صاحب سابق خادم بیت المبارک کا ہرنیا کا فضل عمر ہسپتال ربوہ میں اپریشن ہوا تھا۔ احباب جماعت موصوف کی مکمل صحت اور عافیت کے لئے دعا کریں۔

○ مکرم جاوید اقبال ناصر صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں کہ عزیز مکرم تنویر احمد صاحب ابن مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب آف رحیم یار خان کے پاؤں اور ٹانگ میں ایک حادثہ کے نتیجہ میں شدید زخم آئے ہیں۔ اور ہڈی میں فریکچر ہو گیا۔ تین اپریشن ہو چکے ہیں وہ آجکل بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

**خدا تعالیٰ سے قوت اور ہمت مانگو**

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ | قیمت 2 روپے 50 پیسے

18- صلح 1375 ہش 18 - جنوری 1996ء

# خدا تعالیٰ سے پیوند

حالات بدلتے رہتے ہیں۔ کبھی تنگی اور کبھی فراخی۔ کبھی آسانی اور کبھی مشکل۔ جہاں تک مذہبی جماعتوں کا تعلق ہے انہیں ہر قسم کے حالات سے گزرنا پڑتا ہے۔ مخالفت ہوتی ہے تو لوگ جی بھر کر مخالفت کرتے ہیں۔ ماریں پڑتی ہیں گالیاں دیتے ہیں اور بظاہر یوں لگتا ہے کہ ناکامی کا سامنا ہے۔ یہ کسی ایک جماعت کے ساتھ ہونے والی بات نہیں ہے۔ جب سے انسان نے اس دنیا میں قدم رکھا ہے تب سے ایسا ہی ہوتا چلا آیا ہے۔ اصلاح کو آغاز کار میں پسند نہیں کیا جاتا اس کی مخالفت کی جاتی ہے۔ اگرچہ انجام کار مخالفت کرنے والے تھک جاتے ہیں اور مخالفت چھوڑ دیتے ہیں یا آہستہ آہستہ اصلاح یافتہ ہو جاتے ہیں۔ لیکن شروع شروع میں ضرور مخالفت ہوتی ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) اسی بات کے پیش نظر فرماتے ہیں:۔

"اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں تو تم ماریں کھاؤ اور خوش رہو اور گالیاں سنو اور شکر کرو۔ اور ناکامیاں دیکھو۔ اور پیوند مت توڑو"

حقیقت یہ ہے کہ جس کے ساتھ پیوند رکھنے کی وجہ سے ہر قسم کی تکلیف برداشت کرنی پڑتی ہے ماریں کھانی پڑتی ہیں اور گالیاں سننی پڑتی ہیں اس کے ساتھ پیوند ہرگز نہیں توڑنا چاہئے۔ اصل کامیابی تو اس کے ساتھ پیوند کا جاری رہنا ہے۔ یہ پیوند حقیقت میں خدا تعالیٰ کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور اسی کی خاطر انسان مختلف قسم کی مشکلات میں سے گزرتا ہے لیکن تجربہ بتاتا ہے کہ ان سب باتوں کے بعد کامیابی قدم چومتی ہے اور اللہ تعالیٰ ساری دنیا کو اس کی خدمت پر لگا دیتا ہے۔ اس کے لئے مسخر کر دیتا ہے اور یہ تجربہ ایک دفعہ کا نہیں بلکہ دنیا میں بار بار بلکہ ہزاروں بار یہ تجربہ ہو چکا ہے۔ پس ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے پیوند کو مضبوط سے مضبوط تر کرتے چلے جائیں۔ کسی مشکل کی پرواہ نہ کریں۔ ماریں کھائیں اور خوش رہیں۔ گالیاں سنیں اور شکر کریں۔ اور بظاہر ناکامیاں دیکھیں اور خدا تعالیٰ سے ہمارا تعلق مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا جائے۔ یہی کچھ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) ہم سے چاہتے ہیں اور یہی کچھ ہمیں نہایت خلوص دل سے اور نیک نیتی سے کرنا چاہئے۔

اپنے گزرے ہوئے ایام پہ نازاں ہوں میں
میں نے جو کچھ بھی کیا، ٹھیک کیا، ٹھیک کیا
میری انگلی کو پکڑ کر مرے ہمراہ رہے
خار زاروں میں مجھے حوصلہ و عزم دیا

ابو الاقبال

○

بھیگی رات تو برسے گا
شام سے بادل گہرا ہے

ایک نگر تو اپنا ہے
سوچ پہ کس کا پہرا ہے

مت پوچھو یہ دل پاگل
نابینا ہے بہرا ہے

میں اکثر اس سے ملتی ہوں
من میں کوئی ٹھہرا ہے

وقت کا مرہم کہتا ہے
بات کا گھاؤ گہرا ہے

ایک ہے نخلستان مگر
انسانوں کا صحرا ہے

آج کریں جو کرنا ہے
وقت بھی کوئی ٹھہرا ہے

سورج اب نہیں ڈوبے گا
مستقبل سنہرا ہے

امۃ الباری ناصر

جب تک انسان پاک دل اور صدق و خلوص سے تمام ناجائز رستوں اور امیدوں کے دروازوں کو اپنے اوپر بند کر کے خدا تعالیٰ ہی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاتا۔ اس وقت تک وہ اس قابل نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور تائید اسے ملے لیکن جب وہ اللہ تعالیٰ ہی کے دروازہ پر گر پڑتا اور اسی سے دعا کرتا ہے تو اس کی یہ حالت جاذبِ نصرت اور رحمت ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ آسمان سے انسان کے دل کے کونوں میں جھانکتا ہے اور اگر کسی کونے میں بھی کسی قسم کی ظلمت یا شرک و بدعت کا کوئی حصہ ہوتا ہے تو اس کی دعاؤں اور عبادتوں کو اس کے منہ پر الٹا مارتا ہے اور اگر دیکھتا ہے کہ اس کا دل ہر قسم کی نفسانی اغراض اور ظلمت سے پاک صاف ہے تو اس کے واسطے رحمت کے دروازے کھولتا ہے اور اسے اپنے سایہ میں لے کر اس کی پرورش کا خود ذمہ لیتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

خلافت لائبریری ربوہ



Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا غلام باری سیف

# انسان دوست

**انسان دوست** آنحضرت ﷺ کی شفقت ہر طبقہ سے تھی۔ حضور ﷺ حقیقی معنوں میں انسان دوست تھے۔ آپ انسانیت کا احترام قائم کرنے والے تھے۔ اور انسان بچہ بھی ہے۔ غلام بھی ہے۔ دشمن بھی ہے۔ مظلوم و مقہور بھی تو انسان ہے۔ زمانہ جاہلیت میں عرب اپنی بچیوں کو آن اور جھوٹی عزت کے احساس سے زندہ درگور کر دیتے تھے۔ ایک بار ایک عرب کہیں باہر گیا ہوا تھا۔ اس کی غیر حاضری میں اس کے گھر بچی پیدا ہوئی۔ ماں نے اس کی پرورش کی اور جب خاوند کے آنے وقت ہوا تو اسے ظاہر نہ کیا۔ چھپا کر اس کی پرورش کرتی رہی جب بچی بڑی ہو گئی تو اسے اس خیال سے کہ اب تو اسے دیکھ کر اس کا دل پسیجے گا باپ کے سامنے لائی۔ کہ یہ آپ کی بچی ہے۔ باپ نے اپنی بچی کو دیکھا دل میں ارادہ باندھا جنگل میں ایک جگہ جا کر گہرا گڑھا کھودا کسی بہانے بچی کو باہر لے گیا گڑھے کے کنارے کھڑا کر کے کہا کہ بیٹی دیکھ یہ کیا ہے۔ پھر اسے گڑھے میں دھکا دے دیا اور اوپر مٹی ڈالنے لگا۔ بچی چلاتی رہی ابا۔ اے ابا۔ یہ کیا کر رہے ہو۔ اور ظالم باپ نے مٹی ڈال کر اس معصوم آواز کو ہمیشہ کے لئے خاموش کر دیا۔ یہ شخص مسلمان ہوا تو اس نے یہ واقعہ حضور ﷺ سے عرض کیا۔ حضورؐ نے واقعہ سنا تو آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ اور آپؐ اتنے روئے کہ دامن تر ہو گیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ ظالم تو نے کس طرح یہ فعل کیا۔ جبکہ وہ تجھے پکارتی رہی کہ اے ابا کیا کر رہے ہو۔ اب دیکھئے باپ کا سخت دل نہیں پسیجتا۔ حضور مدت کے بعد واقعہ سنتے ہیں اور ایک رحم دل ماں کی طرح آب دیدہ ہو جاتے ہیں۔ اس بچی کے زندہ درگور ہونے پر وہ روئی ہو گی جس نے بچی کو جنم دیا تھا۔ یا رحیم و کریم رسول کریم ﷺ۔

مکہ میں کچھ ایسے بھی مسلمان تھے جن کی کسی سے قرابت داری نہ تھی۔ غریب اور بے کس لوگ مسجد نبوی ہی میں رہتے۔ لوگ کھجوروں کے خوشے لا کر لٹکا دیتے۔ کھجوریں پک کر گرتیں یہ کھا لیتے۔ یہ لوگ اصحاب صفہ کہلاتے تھے۔ درویش قسم کے لوگ تھے ایک دن حضور ﷺ کے ایک مشہور صحابی ابو ہریرہ کو جو بھوک نے تنگ کیا تو مسجد کی راہ میں کھڑے ہو گئے ابو بکرؓ کا ادھر سے گزر ہوا تو اس آیت کے معنے پوچھے جس میں غریبوں مسکینوں کو کھانا کھلانے کی تاکید تھی۔ حضرت ابو بکر نے معنے بتائے اور چل دئے۔ لیکن ابو ہریرہؓ کا مسئلہ حل نہ ہوا۔ کہ وہ تو اس آیت کی عملی تفسیر چاہتے تھے۔ پھر عمرؓ گزرے ان سے ابو ہریرہؓ نے معنے پوچھے وہ بھی ابو ہریرہؓ کا منشاء نہ سمجھے۔ معنے بتلائے اور چل دئے۔ اتنے میں کیا دیکھتے ہیں کہ ابو ہریرہؓ کے آقا۔ اس کے محبوب۔ اس کے دوست کا گزر ہوا۔ (ابو ہریرہ حضور ﷺ کے متعلق میرا دوست کے لفظ بھی استعمال کرتے تھے) صاحب بصیرت آقا نے دیکھتے ہی کہا ابو ہریرہ بھوک نے ستایا ہے؟ عرض کی ہاں رسول اللہ۔ فرمایا آؤ میرے ساتھ اور ابو ہریرہ کو ساتھ لے کر گھر کی جانب چل دئے۔ راستے میں کسی نے دودھ کا پیالہ پیش کیا۔ فرمایا ابو ہریرہ جاؤ اصحاب صفہ کو بلا لاؤ حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں مجھے خیال آیا میں تو رہا بھوکے کا بھوکا۔ وہ آ گئے تو پیالے میں سے مجھے کیا ملے گا۔ لیکن حضورؐ کا حکم تھا۔ ان کو بلا لایا۔ اب مجھے خیال آیا حضورؐ پہلے مجھے پینے کا ارشاد فرمائیں گے اور میں پیٹ بھر لوں گا۔ لیکن آپ نے فرمایا ابو ہریرہ ان کو پیالہ دو یہ پئیں۔ حضور ایک کے بعد دوسرے کو پیالہ دینے کے لئے ارشاد فرماتے اور میں دل ہی دل میں کڑھتا۔ کہ مجھے کیا ملے گا۔ جب سب پی چکے تو حضورؐ نے پیالہ اپنے ہاتھ پر رکھا اور شفیق آقا نے فرمایا ابو ہریرہ لو تم پیو۔ میں سیر کر دودھ پیا۔ اور پیالہ منہ سے ہٹا لیا۔ آپ نے فرمایا ابو ہریرہ اور پیو۔ میں نے تعمیل ارشاد میں پھر پیا۔ پھر ارشاد ہوا اور پیو۔ میں نے اور دودھ پیا اور خوب سیر ہو گیا۔ فرمایا اور پیو۔ میں نے عرض کی حضور (ﷺ) اب تو دودھ میرے ناخنوں سے بہنے والا ہے۔ اس کے بعد حضور ﷺ نے اس پیالے سے خود دودھ نوش فرمایا۔ اس واقعہ میں پیار کا جو انداز ہے وہ وہی ہے کہ نہیں جو ماں بیٹے سے اختیار کرتی ہے۔ کہاں یمن کے دوس قبیلہ کا ابو ہریرہ اور مسجد میں فروکش درویش جس کا مدینہ میں کوئی بھی رشتہ دار نہیں۔ لیکن محمد مصطفیٰ ﷺ کا سلوک اور شفقت اس سے وہی تھا جو ماں باپ اپنی اولاد سے رکھتے ہیں۔

ایک بار حضور ﷺ نے عید کے موقعہ پر جانور کی قربانی دی۔ پھر ایک جانور کی گردن پر چھری رکھی اور فرمایا۔ "خدایا یہ میری امت کے ان لوگوں کی طرف سے جو قربانی کی طاقت نہیں رکھتے۔" "یقیناً آج ہر باپ بھی یہ جذبہ اولاد کے لئے نہیں رکھتا۔

حضور ﷺ کا منہ بولا بیٹا زیدؓ تھا۔ جس کا ذکر قرآن میں بھی آیا ہے۔ یہ ایک غلام تھا۔ اور عربوں میں غلام کی کوئی حیثیت نہ تھی۔ یہ طبقہ بہت ہی مظلوم و مقہور تھا۔ مالک جو چاہتا اس سے سلوک کرتا۔ حالت مویشیوں سے بھی بدتر تھی۔ لیکن زید کو چونکہ حضور ﷺ نے اپنا منہ بولا بیٹا کہا تھا۔ اور اسامہ زید کے بیٹے تھے۔ حضور اپنے نواسے حسین کو ایک زانو پر بٹھا لیتے اور اسامہ کو دوسرے پر۔ اور دونوں کو سینے سے لگا کر بھینچتے اور فرماتے۔ اللہ میں ان سے پیار کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کیجئو۔ حضرت اسامہ کا ناک خود صاف فرماتے۔ اپنوں سے محبت تو لوگ کرتے ہیں لیکن غیروں سے اور وہ بھی غلام کی اولاد سے اپنوں کی طرح محبت اس آقاؐ نے ہی کی۔ اللہ اس شفیق آقاؐ پر ان گنت رحمتیں نازل فرمائے۔

مسجد نبوی میں ایک حبشی عورت جھاڑو دیا کرتی تھی۔ وہ فوت ہو گئی۔ صحابہؓ نے جنازہ پڑھ کر اسے دفن کر دیا۔ صبح حضورؐ کو علم ہوا تو افسوس کا اظہار فرمایا اور فرمایا مجھے کیوں اطلاع نہ دی پھر صحابہ کے ساتھ اس غریب عورت کی قبر پر تشریف لے گئے اور نماز جنازہ ادا فرمائی۔

حضور ﷺ میں کتنی شفقت تھی۔ اس کا اندازہ اس سے کیجئے حضور (ﷺ) فرماتے ہیں۔ میں نماز پڑھا رہا ہوتا ہوں نماز میں بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو نماز مختصر کر دیتا ہوں۔ کہ ماں کو تکلیف ہو گی۔ اللہ اللہ کتنی رحمت۔ اور کتنی شفقت تھی اس شفیق دل میں۔

حضور ﷺ باہر سے تشریف لاتے بچے آپؐ کو دیکھ کر آگے بڑھتے۔ آپؐ ان کو سواری پر آگے پیچھے بٹھا لیتے۔ ایک بار ایک بدو یعنی دیہات کا رہنے والا صحابی آیا۔ اس نے دیکھا کہ آپؐ بچوں کو پیار دے رہے ہیں اس نے عرض کی حضور (ﷺ) میرے تو اتنے بچے ہیں۔ میں نے تو کبھی کسی سے پیار نہیں کیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ اگر خدا نے تمہارے دل سے شفقت لے لی ہو تو میں کیا کر سکتا ہوں۔ پھر فرمایا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔ خدا بھی اس پر رحم نہیں کرتا۔

جنگ تبوک میں کچھ صحابہؓ اپنے تساہل کی وجہ سے جنگ سے پیچھے رہ گئے۔ ان میں سے ایک کعب بن مالک بھی تھے۔ حضورؐ نے ان کو مقاطعہ کی سزا دی۔ وہ کہتے ہیں میں مسجد میں جاتا حضورؐ مسجد میں تشریف فرما ہوتے۔ میں سلام عرض کرتا۔ اور جا کر نفل شروع کر دیتا۔ اور میں دیکھتا حضورؐ نظر شفقت سے مجھے دیکھ رہے ہیں۔ جب میں آپؐ کی طرف دیکھتا تو میرے چہرے سے نظر ہٹا لیتے۔ اللہ اللہ اس سے بھی شفقت عیاں ہے۔ باپ نے بیٹے کی حرکت کی وجہ سے تادیبی کارروائی کی لیکن شفقت بیٹے سے قائم ہے۔ انتظام کے ذمہ دار کو بعض اوقات انتظامی امور میں کسی کو ڈانٹنا ڈپٹنا بھی پڑتا ہے۔ کسی کے متعلق تادیبی کارروائی بھی کرنی پڑتی ہے۔ اور یقیناً حضورؐ کو ایسا کرنا پڑا۔ لیکن (-) آقا صلعم اپنے خدا سے التجا کرتے ہیں۔ "اے آسمانی آقا۔ فرائض کی ذمہ داری میں میں کسی سے ناراض بھی ہوا کسی کو کچھ کہا بھی۔ اللہ میری یہ سب کارروائی ان کی عفو کا سبب اور ان کے لئے رحمت اور قربت کا باعث بنا دے" کیا عجیب شفقت کا پہلو ہے۔ کہ خدا سے التجا کرتے ہیں کہ میرے مولا میری سزا بھی ان کے لئے فضل اور رحمت کا سبب بن جائے۔

شفقت کا طریق آپ سے سیکھئے اور دنیا والوں کے لئے رحمت بن کر ان کے در و دیوار پر برسیں۔

موسیٰ بن عمیر ایک صحابی تھے جنہوں نے ناز و نعمت میں زندگی بسر کی تھی۔ جب مدینہ ہجرت کر کے آئے تو مخالفوں نے سب کچھ چھین لیا۔ اب ان کے پاس جسم چھپانے کے لئے کافی لباس بھی نہ ہوتا۔ حضور ﷺ ان کو دیکھتے تو آب دیدہ ہو جاتے۔ مدینہ میں مہاجرین میں سے سب سے پہلے فوت ہونے والے صحابی عثمانؓ بن مظعون قریشی تھے۔ یہ حضور ﷺ کے رضاعی بھائی بھی تھے۔ وہ فوت ہو گئے تو حضور نے ان کی پیشانی پر بوسہ دیا۔

ایک بار ایک دیہات کا رہنے والا مسلمان آیا وہ بیچارہ نہ آداب شہریت سے واقف تھا نہ آداب مجلس سے۔ مسجد کے ایک کونے میں پیشاب کرنے لگا۔ واضح رہے کہ مسجد نبوی اس وقت بھی کافی وسیع تھی اس کا طول 105 فٹ تھا اور چوڑائی 90 فٹ۔ اور عمارت کی اونچائی ساڑھے دس فٹ۔ صحابہ اس کی طرف جوتے لے کر بڑھے۔ آپؐ نے فرمایا۔ ایسا مت کرو۔ اسے پیشاب کر لینے دو۔ جب وہ پیشاب سے فارغ ہوا تو فرمایا۔ اس پر پانی بہا دو۔

اللہ اللہ ایسی رحمت ایسی شفقت اور کیوں نہ ہوتی۔ کہ خدائے ذوالعرش نے آپ کو رحمت اللعالمین کا خطاب دیا تھا۔ اگر آپؐ نے اپنی امت سے بچوں کی طرح پیار کیا تو بخدا صحابہ نے بھی آپؐ سے اسی طرح پیار کیا کہ دنیا میں انسانوں نے کسی سے ایسا پیار نہ کیا ہو گا۔ سچ ہے محبت محبت کو کھینچتی ہے۔ محبت کے پھول بکھیرے۔ اس دنیا کے چمنستان میں ہر طرف محبت کے پھول اگائے۔ جس سے اپنوں نے بھی حصہ پایا اور بیگانوں نے بھی۔ بچوں نے بھی اور جوانوں نے بھی عورتوں نے بھی اور غلاموں نے بھی۔ دوستوں نے بھی اور دشمنوں نے بھی۔

---

## خدا کی اطاعت کرو اور اس کے بندوں کو تکلیف نہ دو

بدی کی دو قسمیں ہیں۔ ایک خدا کے ساتھ شریک کرنا۔ اس کی عظمت کو نہ جاننا۔ اس کی عبادت اور اطاعت میں کسل کرنا۔ دوسری یہ کہ اس کے بندوں پر شفقت نہ کرنا۔ ان کے حقوق ادا نہ کرنے۔ اب چاہئے کہ دونو قسم کی خرابی نہ کرو۔ خدا کی اطاعت کرو۔ خدا کی اطاعت پر قائم رہو۔ جو عہد تم نے بیعت میں کیا ہے اس پر قائم رہو۔ خدا کے بندوں کو تکلیف نہ دو۔ "کلام الٰہی" کو غور سے پڑھو اس پر عمل کرو۔ ہر قسم کے ٹھٹھے اور بے ہودہ باتوں اور مشرکانہ مجلسوں سے بچو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان ........................ سعید احمد اظہر شاہد مربی سلسلہ

# حضرت چوہدری محمد انور حسین صاحب

حضرت چوہدری محمد انور حسین صاحب امیر ضلع شیخوپورہ 24- دسمبر 1995ء بروز اتوار دو بجے بعد دوپہر ہمیں سوگوار اور حزیں چھوڑ کر اس دار فانی سے رخصت ہو گئے (ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں) آپ ایک عظیم انسان باغ و بہار شخصیت کے مالک- رونق محفل اور ہر مجلس کی جان تھے- آپ کی گفتگو پر اثر- دلوں کو تازگی اور روحوں میں زندگی پیدا کرنے والی اور چہروں پر بشاشت عطا کرنے والی تھی- ہر ایک کے ہمدرد- غمخوار- غریبوں کے سہارا اپنوں اور پرائیوں کے کام آنے والے- ہردلعزیز- دلوں کو ڈھارس دینے والے- حوصلوں کو بلند کرنے والے اور امیدوں کو کامیابی سے ہمکنار کر دینے کا مژدہ سنانے والے تھے کبھی ناکامی اور مایوسی کا تصور بھی دل میں نہ لاتے تھے نہایت ہی منکسر المزاج عبادات کے پابند اور پروقار اور بارعب شخصیت کے مالک تھے تقریباً نصف صدی سے اپنے جذبہ پیار و محبت حسن سلوک اور خدمت سے اپنوں اور بیگانوں کے دلوں کو مسخر کر کے اپنا گرویدہ بنائے رکھا اور غیروں کو باوجود عقائد کے اختلاف کے انہیں اس بات کا اعتراف کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ تھا کہ یہ ایک عظیم فرشتہ سیرت انسان خوبیوں کا مالک ہے- نیکی- تقویٰ میں اپنے نفس کو فنافی اللہ کے مقام پر پہنچانے والا خدا کی راہ میں اپنی جان و مال وقت اور عزت کو قربان کرنے والا پاک اور مطہر وجود تھا جس کے نیک نمونہ نے بہتوں کو نیک بنایا اور خدا کی راہ میں اپنا سب کچھ قربان کرنے کا سبق دیا- آپ امامت پر جان نثار کرنے والے فدائی تھے حضرت بانی سلسلہ کے تینوں اماموں سے اپنے اپنے زمانہ میں عشق کی حد تک محبت کی اور انہوں نے بھی آپ سے بے حد پیار کیا- جس پیار کی مثال کم ہی نظر آتی ہے-

ہمارے پیارے امام کے لنڈن چلے جانے پر آپ سے یہ جدائی برداشت نہ ہو سکی- بار بار دعاؤں کے لئے خطوط لکھتے کوشش کر کے جلسہ سالانہ پر جاتے اور مہینوں آپ کے ساتھ گزارنے اور روحانی مائدہ سے لطف اندوز ہوتے واپسی پر پھر اداس ہو جاتے اور اپنے محبوب- جان سے پیارے امام کا ذکر ہر مجلس میں کر کے دل کو ڈھارس دینے کی کوشش کرتے- آخری بیماری میں بھی بار بار یاد کرتے اور لنڈن جانے پر اصرار کرتے لیکن کمزوری صحت نے اجازت نہ دی- دوسری طرف پیارے آقا کی شفقت و محبت کا یہ عالم تھا کہ محبت بھرے خطوط کے ذریعہ آپ کی پیاس کو بجھانے کی کوشش کرتے تاکہ آپ کو سکون اور اطمینان حاصل ہو- اور آپ کی بیماری کے دوران ٹیلیفون کے ذریعہ رابطہ کر کے صحت کے بارے میں دریافت فرماتے اور ادویات کے بارے میں مشورہ دیتے اور آپ کے لئے اور اہل و عیال کے لئے دعائیں کرتے-

حضرت چوہدری محمد انور حسین صاحب چمیاری ضلع امرتسر میں پیدا ہوئے- آپ کے والد چوہدری حسین بخش صاحب علاقہ کے ایک بڑے زمیندار تھے- والد کی وفات کے بعد بچپن میں ہی آپ اپنے بہنوئی چوہدری عبدالرحمٰن خاں صاحب کے پاس راہوں ضلع جالندھر چلے گئے- بچپن وہیں گزارا- ابتدائی تعلیم وہیں حاصل کی- 32ء میں جب آپ ابھی طالب علم تھے بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے آپ کی شدید مخالفت ہوئی- علماء بلائے گئے انتہائی کوشش کی گئی کہ آپ احمدیت کو چھوڑ دیں- مگر خاندان میں اکیلے احمدی ہونے کے باوجود خدا تعالیٰ نے آپ کو زبردست استقامت عطا فرمائی اور تقویت ایمان کی دولت سے نوازا- علی گڑھ یونیورسٹی سے گریجوایشن اور ایل ایل بی کیا- پہلے نواں شہر ضلع جالندھر میں پریکٹس شروع کی- پھر حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے مشورہ سے امرتسر میں پریکٹس شروع کی اور پاکستان بننے تک امرتسر میں پریکٹس کرتے رہے- پاکستان بننے پر حضرت امام جماعت احمدیہ کے مشورہ اور ہدایت کے مطابق محترم مرزا عبدالحق صاحب سرگودھا میں محترم محمد احمد صاحب مظہر لائل پور میں اور محترم چوہدری محمد انور حسین صاحب شیخوپورہ میں آباد ہوئے- اور اس وقت سے یہ تینوں حضرات اپنے اپنے ضلع کے امیر چلے آئے- جن میں سے دو اب کامیاب اور بھرپور زندگی گزار کر اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے- محترم حضرت مرزا عبدالحق صاحب کو اللہ تعالیٰ صحت والی کام کرنے والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور دیر تک خدمت دین کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے- آمین-

حضرت چوہدری محمد انور حسین صاحب سلسلہ کے ایک نہایت مخلص اور فدائی انسان تھے آپ کو اللہ تعالیٰ نے نگران بورڈ کا ممبر بننے- مجلس تحریک جدید اور مجلس عاملہ انصار اللہ پاکستان کا خصوصی رکن بننے اور خدمات سلسلہ بجالانے کی توفیق عطا فرمائی- مالی قربانی میں آپ بہت پیش پیش تھے دوسروں کو بھی آپ نہایت موثر رنگ میں تحریک کرتے اور احباب بھی آپ کی باتوں کو سنتے اور نہایت اطاعت اور فرمانبرداری کے ساتھ مالی قربانی میں حصہ لیتے- ہر وقت چہرے پر بشاشت- شگفتگی- پیار اور محبت کے آثار نمایاں نظر آتے- کبھی کسی سے ناراضگی کا اظہار نہیں کیا اگر کسی میں کوئی بری بات دیکھی تو اس کو بھی موقع اور محل کے مطابق پیار کے رنگ میں سمجھانے اور دور کرنے کی کوشش کی- ناراضگی اور خفگی کا مظاہرہ نہیں کیا-

امام وقت کی ہر تحریک اور آواز پر فوری لبیک کہتے اور احباب جماعت سے بھی اس پر فوری عمل کروانے کی کوشش کرتے-

دعوت الی اللہ کا جذبہ بھی انتہاء کو پہنچا ہوا تھا- آپ نے اس سلسلہ میں پورے ضلع کو بیدار کر کے ان کے اندر ایک زندگی اور جنونی کیفیت پیدا کر دی اور بسوں- ویگنوں کے ذریعہ زیارت کرنے والوں کے قافلے در قافلے مرکز سلسلہ روانہ ہونے لگے اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے ضلع شیخوپورہ کو کثیر پھلوں سے نوازا- اور اس کیفیت کو دیکھ کر دوسرے ضلعوں سے بھی زیارت کے لئے بسوں اور ویگنوں کے قافلوں کا سلسلہ جاری ہو گیا- آپ نے ضلع شیخوپورہ کی جماعتوں میں دورے کر کے ایک ایک فرد کو دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں بیدار کرنے کی کوشش کی اللہ تعالیٰ نے آپ کی کوششوں کو اس قدر نوازا کہ یہ سکیم ضلع شیخوپورہ میں ایک مہم کی صورت اختیار کر گئی- اور کثیر عوام اور معززین ضلع تک مختلف ذرائع سے پیغام دعوت الی اللہ پہنچایا- آپ کا یہ تاریخی کارنامہ تاریخ احمدیت میں ہمیشہ زندہ رہے گا- دعوت الی اللہ کا جذبہ آپ کے اندر اس قدر بیدار ہوا- کہ دن رات اسی کے متعلق سوچتے- منصوبے بناتے- دعائیں کرتے اور ان کو عملی جامہ پہنانے کے ہر ممکن ذرائع سے کوشش کرتے اور کامیابی حاصل کرتے- جماعتوں کو ہر وقت بیدار کرنے اور کام پر لگائے رکھنے کی جدوجہد کرتے اور ان کے حوصلوں کو بلند کرتے اور کام کی نگرانی کرتے اور ہر جماعت کی جدوجہد اور ان کے کام سے باخبر رہتے اور ان کو ہدایات دیتے- آپ کے دور میں ضلع شیخوپورہ میں بہت سی نئی جماعتیں قائم ہوئیں- آخری بیماری میں بھی جبکہ آپ چلنے پھرنے کے قابل نہیں رہے اور بعض اوقات کمزوری سے نڈھال ہو جاتے- تھوڑی سی ہوش آنے پر جماعتوں کے بارے میں دریافت کرتے کہ فلاں جماعت کا کیا حال ہے فلاں جماعت کا کیا حال ہے اور پھلوں کے بارے میں پوچھتے کہ کتنے ہو گئے ہیں؟

کلام الٰہی سے عشق آپ کے روئیں روئیں میں سرائیت کیے ہوئے تھا- تمام مسائل کا حل وہیں سے تلاش کرتے اور پھر اس کو نہایت احسن رنگ میں بیان کرتے- طرز بیان اس قدر حسین ہوتا کہ آیات کا خلاصہ اپنے اصلی مفہوم کے ساتھ دلوں میں اتر جاتا- روزانہ صبح فجر کے بعد تلاوت کلام الٰہی باقاعدگی سے کرتے

احباب جماعت سے گہرا ذاتی تعلق پیدا کرتے ان کی خوشی و غمی میں شریک ہوتے انفرادی طور پر گھروں اور دوکانوں پر جا کر ملاقات کر کے ان کے حالات دریافت کرتے- مشورے دیتے- ان کی دلجوئی کرتے- اگر کسی کی بیماری کا علم ہوتا تو تیمارداری کے لئے جاتے- غرض ایک شفیق باپ کی طرح ان سے پیار اور محبت کا سلوک کرتے اور ہر فرد اس پیار اور محبت کو محسوس کر کے آپ کا گرویدہ ہو جاتا اور سکون اور اطمینان محسوس کرتا- جماعت کو ایک فیملی اور خاندان کی طرح سنبھالے ہوئے تھے-

غیر از جماعت میں بھی آپ کو نہایت عزت اور احترام کا مقام حاصل تھا- سرکاری افسران آپ کا بے حد احترام کرتے- وکلاء میں آپ ہردلعزیز تھے بار کے آپ صدر رہے اپنی راجپوت برادری میں آپ معزز اور معتبر سمجھے جاتے وہ اپنے تمام اہم مسائل آپ سے حل کرواتے اور مشورے لیتے- سیاسی لیڈر آپ سے مشورے لیتے- فیصلے کرواتے اور الیکشن لڑتے- غرض جماعت کے اندر بھی اور غیر از جماعت میں بھی آپ کو ایک منفرد مقام حاصل تھا-

مہمان نوازی آپ کا طرہ امتیاز تھا آپ بے حد مہمان نواز تھے آپ کا دستر خوان جاری رہتا- وکالت پیشہ کی وجہ سے بھی کلائنٹس جن کی تاریخ پیشی اگلے روز ہوتی وہ سب ایک روز قبل آپ کے گھر آ کر ٹھہرتے جن کی رہائش اور خوراک کے لئے مناسب اور مکمل انتظام ہوتا- اور دیگر آنے جانے والوں کی خدمت کا سلسلہ بھی جاری رہتا-

ضلعدار نظام کی میٹنگ جو ہر دو ماہ بعد ہوتی جس میں ضلع بھر کے صدران جماعت اور عہدہ داران شریک ہوتے ہمیشہ اپنی کوٹھی میں کرواتے اور کھانے وغیرہ کے اخراجات خود کرتے- اسی طرح گاہے بگاہے سرکاری افسران اور معززین کی دعوت کر کے ان کے لئے روحانی مائدے کا سامان مہیا کرتے-

خدمت خلق کے کاموں میں بھی آپ ایک نمایاں مقام رکھتے تھے- وکالت میں اکثر غرباء کے کیس مفت کرتے- سرکاری افسران سے لوگوں کے کام کرواتے- بیروزگاروں کے لئے روزگار مہیا کرنے کی کوشش کرتے اور بعض کو روزگار کے بارہ میں مختلف کاروبار کرنے کے مشورے دیتے ہسپتال کے غریب مریضوں اور ان کے لواحقین کی ادویات اور دیگر ضروریات کو پورا کرنے کے لئے مالی امداد مہیا کرتے- جماعت کے غرباء کا خیال اور ان کی مالی امداد کرنے کے بارہ میں اکثر دریافت کرتے- باتیں تو بہت ہیں اور واقعات بھی بے شمار اور خوبیاں بھی اس قدر کہ بیان سے باہر- خاکسار نے 54ء سے 68ء تک چودہ سال کا ایک لمبا زمانہ بحیثیت مربی سلسلہ آپ کے ساتھ گزارا اور جو کچھ مشاہدہ کیا اسے بیان کیا ہے اور باقی پھر-

غرض یہ عظیم انسان جو اپنی ذات میں ایک انجمن تھا- بے شمار خوبیوں کا مالک- انتہائی ذہین

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرزا محمد اقبال- مربی سلسلہ

# تحریک جدید کا ایک اہم مطالبہ- سادہ زندگی

سادہ لفظ کے معنی اردو لغت میں درج ذیل ہیں- سادگی- صفائی- راست بازی- صاف دلی- سیدھا پن- وہ حالت جو نمائش اور بناوٹ کے بغیر ہو- بے ریائی- سادہ دلی- نیک طبیعت اور سادہ رو- ان معنوں کی رو سے سادہ زندگی کا مطلب یہ ہوا کہ زندگی اس رنگ میں گزاری جائے کہ اس میں نمائش نہ ہو- دکھاوا پن نہ ہو- تصنع- بناوٹ اور تکلف نہ ہو- سادہ زندگی بسر کرنے سے مراد یہ ہے کہ دینی احکام کی تعمیل میں درمیانی راہ اختیار کی جائے نہ افراط ہو اور نہ تفریط- یعنی انسان نہ تو بالکل ہی تعیش میں پڑ جائے اور نہ بخل اور کنجوسی سے کام لینے لگے کہ وہ جائز ضرورت بھی پوری نہ کرے- کیونکہ یہ بھی نہیں ہونا چاہئے کہ اس کے بدن پر خدا تعالیٰ کی نعماء کا اثر بھی دکھائی نہ دے لہٰذا سادگی درمیانی راہ کو اختیار کرنے کا نام ہے اسی بات کو خدا تعالیٰ نے کلام الٰہی میں اختیار کرنے کا ارشاد فرمایا ہے- مثلاً یہ خدائے رحمٰن کے بندے وہی ہوتے ہیں جو خرچ کرنے میں اسراف نہیں کرتے اور نہ ہی بخل کرتے ہیں بلکہ وہ درمیانی راہ اختیار کرتے ہیں- اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ اے اہل ایمان تم کھاؤ اور پیئو اور اسراف نہ کرو- ایک اور جگہ یہ بیان فرمایا کہ فضول خرچ شیاطین کے بھائی ہوتے ہیں- رسول کریم ﷺ نے بھی فرمایا ہے کہ بہترین کام میانہ روی والا ہی ہوتا ہے-

یاد رہے کہ کسی کام میں اسراف یا زیادتی اچھی نہیں خواہ وہ نیکی کا کام اور عبادت ہی کیوں نہ ہو-

رسول کریم ﷺ کی زندگی تمام بنی نوع انسان کے لئے اسوہ حسنہ اور بہترین نمونہ ہے جیسے ارشاد خداوندی ہے- تحقیق تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے رسول میں بہترین نمونہ ہے- اے رسول تم خلق عظیم پر قائم ہو- آپؐ نے اپنی زندگی جس سادگی سے شروع کی اسی طرح پر اپنی ساری عمر گزار دی- جب فتوحات کے نتیجے میں بے شمار مال آیا وہ سب کا سب راہ خدا میں خرچ کر دیا اپنے لئے وہی جو کی روٹی اور چند کھجوریں رکھیں اور انہی پر بسر اوقات کی-

علامہ شبلی نعمانی اپنے ایک مضمون اخلاق نبوی میں آپؐ کی طرز معاشرت کے متعلق تحریر کرتے ہیں-

"آنحضرت ﷺ اپنے تمام کاموں میں ان آفاقی اصولوں کو ملحوظ رکھتے تھے جن پر آپؐ تسلسل سے عمل فرما سکتے تھے- گھر کا کام کاج خود کرتے- کپڑوں میں پیوند لگاتے- گھر میں خود جھاڑو دیتے- دودھ دوھ لیتے- بازار سے سودا سلف لاتے- جوتی پھٹ جاتی تو خود گانٹھ لیتے- حتیٰ کہ گدھے یا خچر کی سواری سے آپؐ کو عار نہ تھا- غلاموں اور مسکینوں کے ساتھ بیٹھتے اور ان کے ساتھ کھانے پینے سے اجتناب نہ کرتے- حسن خلق- تواضع- تصنع سے پرہیز- آپؐ کے اخلاق حسنہ تھے-"

(روزنامہ پاکستان 28- ستمبر 1995ء)

1934ء کا سال جماعت احمدیہ کی تاریخ میں بہت اہمیت رکھتا ہے کیونکہ یہی وہ سال ہے جب مخالفین نے مخالفت میں انتہا کر دی تھی اور وہ چاہتا تھا کہ جماعت کو ختم کر دے اور قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دے- ان حالات میں حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) پر اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کا جو عظیم الشان منصوبہ القاء فرمایا جس کے جاری کرنے کا مقصد صرف یہ تھا کہ احباب جماعت ہر رنگ میں احیائے دین حق کے لئے قربانی کریں- اس ضمن میں آپ نے احباب جماعت کے سامنے 27 مطالبات رکھے جن میں سے سب سے اہم اور پہلا مطالبہ سادہ زندگی ہے- اس مطالبہ کو پیارے امام نے ریڑھ کی ہڈی قرار دیا ہے اور یہ امر ظاہر ہے کہ جسم میں ریڑھ کی ہڈی کو کتنی اہمیت حاصل ہوتی ہے آپ اس مطالبہ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں-

"اچھی طرح یاد رکھو کہ سادہ زندگی اس تحریک کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی طرح ہے اس میں غریبوں کا امیروں کی نسبت زیادہ فائدہ ہے کیونکہ وہ جو کچھ جمع کریں گے اپنی ضرورت کے لئے کریں گے اور اسی طرح امراء کو بھی اس سے فائدہ ہے اگر کوئی مصیبت کا وقت آجائے تو اس وقت پس انداز کیا ہوا سرمایہ کام آئے گا-

(خطبہ.....25- نومبر 1934ء)

غذا میں سادگی اختیار کرنے کے متعلق احباب جماعت کو مزید تلقین کرتے ہوئے آپ نے فرمایا-

"ہر احمدی جو اس جنگ میں ہمارے ساتھ شامل ہونا چاہے یہ اقرار کرے کہ وہ آج سے صرف ایک سالن استعمال کرے گا روٹی اور سالن یا چاول اور سالن- یہ دو چیزیں نہیں بلکہ دونوں مل کر ایک ہوں گے لیکن روٹی کے ساتھ دو سالنوں یا چاول کے ساتھ دو سالنوں کی اجازت نہ ہو گی سوائے اس صورت کے کہ کوئی دعوت ہو یا مہمان گھر میں آئیں- اس کے احترام میں اگر ایک سے زائد کھانے تیار کئے جائیں تو یہ جائز ہو گا-

(الفضل 29- نومبر 1934ء)

لباس کے متعلق حضرت صاحب فرماتے ہیں-

"لباس کے متعلق میرے ذہن میں کوئی خاص بات نہیں آئی ہاں بعض عام ہدایات میں دیتا ہوں مثلاً یہ کہ جن لوگوں کے پاس کافی کپڑے ہوں وہ ان کے خراب ہو جانے تک اور کپڑے نہ بنوائیں پھر جو لوگ نئے کپڑے زیادہ بنواتے ہیں وہ نصف پر یا تین چوتھائی یا 4/5 پر آجائیں ہاں سب سے ضروری بات عورتوں کے لئے یہ ہو گی کہ محض پسند پر کپڑا نہ خریدیں بلکہ ضرورت ہو تو خریدیں- دوسری پابندی عورتوں کے لئے یہ ہے کہ اس عرصہ میں گوٹا کناری فیتہ وغیرہ قطعاً نہ خریدیں-

(الفضل 29- نومبر 1934ء)

اس ضمن میں آپ نے مجاہدین (مربیان) کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا-

"ہمارے مجاہدین کو ممالک بیرون میں نکٹائی اور پتلون کی اجازت نہ ہو گی ہاں پتلون نما پاجامہ استعمال کیا جا سکتا ہے- اسی طرح داڑھی (اہل ایمان جیسی) رکھی جائے اور سر کے بال انگریزی طرز پر بڑے چھوٹے نہ رکھے جائیں-

(مطالبات تحریک جدید ص 5)

پھر فرمایا: کسی شخص کے پاس صرف ایک جوڑا ہے اور وہ اسے ایسی احتیاط سے رکھتا ہے کہ کہیں دھبہ نہ پڑ جائے اور اس طرح غریبوں کے دل میں نفرت پیدا ہوتی ہے تو اس نے ہرگز تحریک جدید کے اس مطالبہ پر عمل نہیں کیا- اس کے مقابل پر اس شخص کو زیادہ سادہ کہوں گا جس کے پاس دو یا تین جوڑے کپڑوں کے ہیں وہ ان کے متعلق ایسی احتیاط نہیں کرتا جو امارت و غربت میں امتیاز پیدا کر دیتی ہے درحقیقت لباس میں ایسا تکلف جو انسانوں میں تفرقہ پیدا کرنے کا موجب ہو جائے سخت ناپسندیدہ ہے اور فتنے پیدا کرنے والا ہے خواہ اس کے پاس ایک ہی جوڑا ہو یا دو ہوں-"

(از خطبہ 4- فروری 1934ء)

اسی طرح حضرت امام جماعت الثانی لباس کی سادگی کی اہمیت بیان فرماتے ہیں "لباس کی سادگی نہایت ضروری چیز ہے میں نے دیکھا ہے کہ لباس میں سادگی نہ ہونے کا ہی نتیجہ ہے کہ امیروں اور غریبوں میں ایک بین فرق ہے امیر اپنے کپڑے سنبھالے رکھتے ہیں اور ہر وقت انہیں یہ خیال رہتا ہے کہ کہیں کپڑے پر داغ نہ لگ جائے-

(از خطبہ 4- فروری 1934ء)

بیاہ شادی کے موقعہ پر ولیمہ وغیرہ کی دعوت کے متعلق آپ فرماتے ہیں-

"رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں بڑے سے بڑا ولیمہ بھی اتنا ہو گا جتنے ہمارے ہاں چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں- حالانکہ ولیمہ پر دس پندرہ دوستوں کو بلا لینا کافی ہوتا ہے یا جیسا کہ.......ہے کہ ایک بکرا ذبح کیا شوربا پکایا اور خاندان کے لوگوں میں بانٹ دیا-"

(از خطبہ 23- فروری 1937ء)

لباس کی غرض کے متعلق آپ مزید فرماتے ہیں-

"شہری لوگ لباس میں بڑی غلطیاں کرتے ہیں اور اگر غلطی نہ ہو تو بھی ضرورت سے زیادہ لباس پر خرچ کرتے ہیں- حالانکہ لباس کی غرض یہ ہے کہ عریانی نہ ہو اور زینت ہو لیکن عام طور پر لباس کے عام معنے زینت سے نکل کر فخر اور عیش کی طرف چلے گئے ہیں بہت سے لوگ دکھانے کے لئے کپڑے بنواتے ہیں-

(از خطبہ 14- فروری 1948ء)

اسی طرح آپ فرماتے ہیں-

"سادہ زندگی کی تحریک کوئی معمولی نہیں بلکہ دراصل دنیا کے آئندہ امن کی بنیاد اسی پر ہے-"

(تحریک جدید کیا ہے ص 8)

آپ نے ایک اور موقع پر فرمایا-

سادہ زندگی پر خاص زور دیا جائے- سادہ زندگی کے بغیر ہم آنے والی جنگ کے لئے تیار نہیں ہو سکتے- ہمارے ایمان کی اس میں آزمائش ہے عورتوں اور بچوں کو خصوصاً اس طرف توجہ دلائی جائے-

(از خطبہ 26- فروری 1936ء)

اس مطالبے کے متعلق جو تحریک جدید کا سب سے پہلا مطالبہ ہے آپ مزید فرماتے ہیں-

اس زمانہ میں مالی قربانی کی بہت ضرورت ہے اس لئے سب مرد اور عورتیں اپنی زندگی کو سادہ بنائیں اور اخراجات کم کر دیں تاکہ جس وقت قربانی کے لئے خدا کی طرف سے آواز آئے وہ تیار ہوں- قربانی کے لئے صرف تمہاری نیت ہی فائدہ نہیں دے سکتی جب تک تمہارے پاس سامان بھی مہیا نہ ہوں- ایک نابینا جہاد کا کتنا ہی شوق کیوں نہ رکھتا ہو اس میں شامل نہیں ہو سکتا ایک غریب آدمی اگر (تزکیہ مال) دینے کی خواہش بھی کرے تو نہیں دے سکتا- ایک مریض کی خواہش خواہ کس قدر زیادہ ہو روزے نہیں رکھ سکتا- پس اگر سامان مہیا نہ ہوں تو ہم وہ قربانی کسی صورت میں بھی پیش نہیں کر سکتے جس کی ہمیں خواہش ہے اس لئے ضروری ہے کہ ہم میں سے ہر ایک سادہ زندگی اختیار کرے تاکہ وقت آنے پر وہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کر سکے-

(الفضل 12- جون 1935ء)

سادہ زندگی اختیار کرنے کے متعلق حضرت امام جماعت الثانی نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا-

"میں نے تحریک جدید کو جاری کرتے وقت اس اصل کو مد نظر رکھا تھا کہ ہمیشہ ایک کھانا کھاؤ- میرا مطلب یہ تھا کہ جب انسان ایک کھانا کھائے گا تو لازمی طور پر وہ ایسا ہی کھانا کھائے گا جس سے اس کا پیٹ بھرے- یہ تو نہیں کر سکتا کہ وہ صرف ایک ہی کھانا کھائے اور پھر وہ کھانا ایسا ہو جو صرف زبان کے ذائقے کے لئے ہو- پیٹ بھرنے کے لئے کافی نہ ہو مثلاً چٹنیاں اور مربے ایسی چیزیں ہیں جن پر انسان گزارا نہیں کر سکتا- یہ صرف

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah


بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

# صدر کلنٹن کا دورہ بوسنیا

امریکہ کے صدر بل کلنٹن نے بوسنیا کے علاقے کا دورہ کیا ہے اور اپنی فوجوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہ امن کے قیام کے لئے بہت مضبوط ثابت ہوں گی انہوں نے انہیں تلقین کرتے ہوئے کہا کہ آپ کا مقصد امن کا استحکام ہے کہتے ہیں کہ اس موقع پر بل کلنٹن نے بڑی خوشی کا اظہار کیا بلکہ بعض باتیں مزاح کے رنگ میں بھی کیں۔ مسٹر کلنٹن نے بوسنیا کے صدر سے بھی ملاقات کی اور انہیں یقین دلایا کہ یہاں حفاظتی افواج نیٹو کی افواج میں اتحاد پیدا کرنے کا باعث بنیں گی امریکی فوجیوں کی تعداد ایک ہوائی اڈے پر جو ہنگری کے جنوب مغرب میں ہے دو ہزار ہے ہنگری کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ ہم نے ان کے ساتھ مل کر اچھا کام کیا ہے۔

○○○

## خلیجی ریاستوں کی اقتصادیات

بتایا گیا ہے کہ 1995ء میں خلیج کی چھ ریاستوں کی اقتصادیات بہتر ہوئی ہے اور تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ آئندہ پانچ سالوں میں تیل کی قیمتیں مستحکم رہیں گی۔ سعودی عرب جو دنیا میں سب زیادہ تیل پیدا کرتا ہے 1995ء میں اس کی پیداوار خاصی بہتر رہی۔ خلیج کی ریاستوں میں جو تیل پیدا ہوتا ہے وہ دنیا بھر کے تیل کی پیداوار کا 45 فیصد ہے اور تیل ہی کی آمد سے ان حکومتوں کے اخراجات چلتے ہیں۔

○○○

## چیچنیا - یرغمالی

چیچنین ایک سو سے زیادہ افراد کو یرغمال بنائے ہوئے ہیں روس نے ان سے اپیل کی ہے کہ وہ ان یرغمالیوں کو رہا کر دے چنانچہ روسی فوجیوں نے ان کا محاصرہ کیا ہوا ہے اور انہیں دھمکیاں دے رہے ہیں کہ اگر رہا نہ کیا گیا تو ان پر حملہ کیا جائے گا۔ چیچنین چاہتے ہیں کہ انہیں حفاظت کے ساتھ وہاں سے چیچنیا جانے دیا جائے۔

○○○

## میلوسیوک کی "موت" کا اعلان

بوسنیا کے سرب اپنی شکست پر کس طرح پیچ و تاب کھا رہے ہیں اور کیسی کیسی مجنونانہ حرکتیں کر رہے ہیں اس کا اظہار اس دن سے شروع ہے جس دن سے سربوں نے امریکہ میں بوسنیا کے امن معاہدے پر دستخط کئے ہیں۔ عرف عام میں اس کو "ڈیٹن معاہدہ" کہا جاتا ہے۔

گزشتہ روز سرائیوو کے سربوں کے زیر قبضہ حصے میں ایک اعلان جا بجا چسپاں کیا گیا ہے۔ یہ اس طرز کا اعلان ہے جس طرح کسی کی موت کا اعلان کیا جاتا ہے۔ اور مرنے والے کے لئے افسوس کا اظہار کیا جاتا ہے۔ اس اعلان میں سربیا کے صدر میلوسیوک کی سیاسی موت کا اعلان کرتے ہوئے اس پر افسوس کا اظہار کیا گیا ہے۔ سیاہ حاشیوں میں لکھے گئے اس اعلان میں اس امر پر افسوس کا اظہار کیا گیا ہے کہ ہمارا "شیطان" مر گیا ہے۔

سربوں کی طرف سے سربیا کے صدر میلوسیوک کو اس روز سے تنقید کا نشانہ بنایا جا رہا ہے جب سے انہوں نے سربوں کے نمائندے کے طور پر ڈیٹن امن معاہدے پر دستخط کئے ہیں۔ اس معاہدے کی ایک شق کے طور پر بوسنیا کے دارالحکومت سرائیوو کو مسلم کروٹ فیڈریشن کے حوالے کر دیا جائے گا۔ سرائیوو کے گردونواح کا علاقہ سربوں کے قبضے میں ہے۔ اور گویا اس سمجھوتے کے تحت ان سربوں کو یا تو وہاں سے نکلنا ہو گا اور یا ان کو وہاں رہتے ہوئے مسلمان بوسنین کی ماتحتی میں رہنا ہو گا۔

حالیہ جنگ میں سرائیوو کو خصوصی نشانہ بنایا گیا تھا اور قریباً 4 سال یہ شہر محصور رہا۔ سربوں نے یہاں آنے جانے کے تمام راستے بند کر دیئے تھے اور یہاں کے شہری ایک سرنگ کے ذریعے بیرونی دنیا سے رابطہ کئے ہوئے تھے۔ سربوں نے زمینی راستے بند کرنے کے بعد ایئرپورٹ کو بھی حملے کر کے ناکارہ کر دیا تھا۔ اس جنگ میں جب بھی بات چیت کے نتیجے میں ایئرپورٹ کھلوایا گیا سربوں نے چند ہی ہفتوں یا چند مہینوں کے بعد طے شدہ معاہدے کی خلاف ورزیاں شروع کر دیں۔ اور یوں ایئرپورٹ کو دوبارہ بند کر دیا جاتا رہا۔

اب سربوں کو اس شہر سے دستبردار ہونا سب سے مشکل کام نظر آ رہا ہے۔ یہ اہم مرحلہ مارچ میں طے ہو گا۔ اور نظر آ رہا ہے کہ سربوں کو یہ کڑوی گولی نگلنا ہو گی۔ کیونکہ نیٹو اور دیگر کئی ممالک کی 60 ہزار افواج جن میں امریکی 20 ہزار افواج بھی شامل ہیں بوسنیا کے اہم مقامات پر قبضہ کر چکی ہیں۔ اور اب جنگ از سر نو چھیڑنا ممکن نہیں رہا۔

سرائیوو میں چسپاں کئے گئے "موت" کا نوٹس گویا سربوں کو دوبارہ ابھارنے کی کوششیں ہیں۔ کیا سرب ان کوششوں میں کامیاب رہیں گے" یہ بات اور ان خطرات کو مستقل طور پر دور کرنا' یہ نیٹو اور یورپ ہی کی نہیں بلکہ عالم اسلام کی بھی سنجیدہ ذمہ داری ہے۔ کیونکہ نیٹو کی افواج لگ بھگ ایک سال تک وہاں رہیں گی۔ اس کے بعد کہیں جنگ دوبارہ تو نہیں چھڑ جائے گی؟ اس سوال کا جواب اس میں مضمر ہے کہ بوسنیا کو فوجی طاقت کے لحاظ سے اتنا مضبوط بنا دیا جائے کہ وہ سربوں کی طاقت سے بڑھ جائے۔ ظالم کے ظلم سے محفوظ رہنے کا یہی طریقہ ہے۔ ورنہ اس ناقص دنیا میں کمزور رہنا تو ظالم کو اپنے اوپر حملہ کرنے کی دعوت دینا ہے۔

○○○

## اخبارات میں سے

نیوز انٹرنیشنل کے 2- جنوری 1996ء کے شمارے میں خطوط کے کالم میں شفیق احمد کہتے ہیں کہ یہ خبر کہ پاکستان کے واحد نوبل لاریٹ ڈاکٹر عبدالسلام ایک ایسی بیماری میں مبتلا ہیں جس کا کوئی علم نہیں ہو سکا تکلیف دہ ہے۔ باوجودیکہ وہ ایک ایسی بیماری میں مبتلا ہیں جس کی صحیح طور پر تشخیص نہیں ہو سکی انہوں نے حکومت پاکستان کی طرف سے علاج معالجے کے لئے کوئی رقم لینے سے معذرت کر دی ہے۔ اور انہوں نے معذرت اس لئے کی ہے کہ وہ ملک کے وسائل کو اپنی ذاتی بیماری پر خرچ نہیں کرنا چاہتے۔ یہ بات بھی ان کی عظمت کی دلیل ہے۔ ہم میں سے کتنے ایسے لوگ ہیں جو ایسا کر سکتے ہیں۔

ڈاکٹر سلام صاحب کو اس بات پر فخر ہے کہ وہ پاکستانی ہیں پس پاکستان کو بھی ان کی ذات پر فخر کرنا چاہئے اور اس میں کوئی ذہنی تحفظات نہیں ہونے چاہئیں۔ آپ ایک ایسی عجیب بیماری میں مبتلا ہیں جس کی تشخیص کے لئے اعلیٰ درجے کی تحقیق کی ضرورت ہے اور ایسا کرنے میں تاخیر بھی نہیں ہونی چاہئے اور عالمی سائنس دانوں کو یہ کام اپنے ہاتھ میں لینا چاہئے۔

ان حالات میں کیا اس بات کی امید کی جا سکتی ہے کہ عالمی ادارہ صحت' آغا خان فاؤنڈیشن اور دوسرے ادارے جن کا ہمارے اپنے ملک سے تعلق ہے یا بیرونی ممالک میں جو کام کر رہے ہیں وقت ضائع کئے بغیر اپنی فنی اور مالی امداد مہیا کریں گے تاکہ یہ بیمار سائنس دان دوبارہ اپنی معمول کی صحت حاصل کر لے۔ اور یہ بیماری جس کا پتہ نہیں چل رہا۔ اس کا پتہ چلا لیا جائے تاکہ آئندہ نسلیں اس کی تباہی سے بچ رہیں۔ ساری دنیا اس وقت ایڈز کا علاج تلاش کر رہی ہے یہ ایک اور مہلک بیماری ہے۔ جس کا ابھی تک تسلی بخش اور کامیاب علاج معلوم نہیں ہو سکا۔ آیئے ہم سب مل جل کر اس اپیل پر توجہ دیں جو ڈاکٹر سلام صاحب نے کی ہے اور جس کی غرض و غائت یہ ہے کہ اس بیماری کی اصلیت معلوم کرنے کی کوشش کی جائے۔

یہ خط کراچی سے لکھا گیا۔

---

دی نیوز انٹرنیشنل کے 2- جنوری 1996ء کے شمارے میں خطوط کے کالم میں جمشید امتیاز لاہور سے لکھتے ہیں:-

میں نے مسٹر فاروق مودودی کے قانون توہین (بلاسفیمی) کے مضمون کے متعلق متعدد مضامین پڑھے ہیں اور میں ان کے متعلق کچھ کہے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ان میں سے ایک مضمون میں صاحب مضمون نے لکھا ہے کہ اگر مولانا مودودی زندہ ہوتے تو وہ اپنے بیٹے کے اس مضمون کو پڑھ کر شرمندگی محسوس کرتے (ان کا چہرہ زرد پڑ جاتا) ممکن ہے ایسا ہوتا۔ لیکن اس بات کا بھی امکان ہے کہ مولانا مودودی اگر اس مضمون کو پڑھتے تو بلاسفیمی قانون کے غلط استعمال سے وہ بھی خاصے خوف زدہ ہو جاتے۔

میں حیران ہوں کہ مولانا مودودی ڈاکٹر فاروق آف گوجرانوالہ کے کیس کے متعلق کیا سوچتے۔ جنہیں گھسیٹا گیا اور قتل کر دیا گیا۔ جبکہ بعد میں معلوم ہوا کہ ڈاکٹر فاروق ایک سچے اور مخلص مسلمان تھے۔ مولانا مودودی کا کیا کردار ہوتا۔ کیونکہ وہ سیاسی جدوجہد میں ایمان رکھتے تھے نہ کہ عسکریت پسند لوگوں کے کلاشنکوف اٹھائے پھرنے میں اور وہ بھی اسلام کے نام پر۔ ساٹھ کے دہاکے کی جماعت اسلامی نے (محترمہ فاطمہ جناح کی صدارت کے لئے) حامی بھری تھی اور اس کی حمایت کی تھی۔ وہ مذہب میں کسی طرح بھی انتہا پسند نہیں تھیں اور تھیں بھی ایک خاتون۔ اس وقت جماعت کا ان لوگوں کے ساتھ خاصا رابطہ تھا جو اپنے سیاسی حقوق کے لئے لڑ رہے تھے۔ اگر ہم ان حالات کو پیش نظر رکھیں جواب سامنے آ رہے ہیں تو یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی توہین کو کسی طرح بھی معاف نہیں کیا جا سکتا۔ مسئلہ یہ ہے کہ اس قانون کو بعض لوگ سوسائٹی میں تفرقہ پیدا کرنے کے لئے اور اقلیتوں پر تشدد کرنے کے لئے اور اپنی ذاتی دشمنیوں کو نمٹانے کے لئے اس قانون کو استعمال کرتے ہیں۔ اسی لئے کچھ لوگ پارلیمنٹ کی اس سلسلے میں کہ اس قانون میں کچھ مزید شقیں شامل کی جائیں تاکہ اگر کوئی غلط الزام لگائے تو اسے بھی سزا دی جا سکے کی مخالفت کر رہے ہیں۔

اگر کوئی شخص یہ مانتا ہے کہ توہین رسالت ایک نہایت سنگین جرم ہے تو اسے اس بات کی بھی حمایت کرنی چاہئے کہ اس قانون کا غلط استعمال بھی ایک نہایت سنگین امر ہے کیونکہ ایسا کرنے سے ہمارا محترم مذہب بدنام ہوتا ہے۔

یہ خط لاہور سے لکھا گیا۔

---

میں ہمیشہ یہی کہتا ہوں کہ گناہ سے بچنے کی سچی فلاسفی یہی ہے کہ گناہ کی ضرر دینے والی حقیقت کو پہچان لیں اور اس بات پر یقین کر لیں کہ ایک زبردست ہستی ہے جو گناہوں سے نفرت کرتی ہے اور گناہ کرنے والے کو سزا دینے پر قادر ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah



# نظارت تعلیم کے اعلانات

## اعلان داخلہ لاہور یونیورسٹی آف مینجمنٹ سائنسز (LUMS)

○ LUMS میں اس وقت مندرجہ ذیل تفصیل کے ساتھ دو تعلیمی پروگرامز میں داخلے جاری ہیں:-

### (1) بی ایس سی (آنرز) پروگرام

○ یہ تین سالہ پروگرام ہے جس کو مکمل کرنے کے بعد کمپیوٹر سائنس یا اکنامکس میں بی ایس سی (آنرز) کی ڈگری دی جاتی ہے اس پروگرام میں درخواست دینے کے لئے طلباء و طالبات کا کم از کم انٹرمیڈیٹ A-Level پاس کیا ہونا لازمی ہے داخلہ مندرجہ ذیل بنیاد پر دیا جائے گا۔ (1) تعلیمی ریکارڈ (2) LUMS ٹیسٹ۔ (3) انٹرویو۔ وہ طلباء جو جون 1996ء سے قبل انٹرمیڈیٹ کا امتحان دینے کا ارادہ رکھتے ہوں وہ بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ LUMS ٹسٹ کراچی لاہور اور اسلام آباد میں ہو گا۔

درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 21 مارچ 1996ء مقرر ہے درخواست فارمز 300 روپے کے عوض مندرجہ ذیل مقامات سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

(1) بالمقابل سیکٹر "U" (یو) LCCHS لاہور چھاؤنی (فون 29-5722670)

(2) فیروز سنز- کراچی (فون- 537730)

(3) بک فیئر- اسلام آباد (فون- 812198)

(4) فیروز سنز- راولپنڈی (فون- 564273)

(5) سعید بک بینک پشاور (فون- 27371)

### (2) ایم بی اے پروگرام

○ یہ دو سالہ پروگرام ہے اور درخواست دھندہ کا کم از کم گریجوایٹ ہونا لازمی ہے۔ داخلہ مندرجہ ذیل بنیاد پر دیا جائے گا۔ (1) تعلیمی ریکارڈ (2) LUMS ٹیسٹ (3) گریجوایٹ مینجمنٹ ایڈمشن ٹسٹ GMAT (4) انٹرویو

MBA میں داخلہ کے لئے GMAT کا امتحان دیا ہونا ضروری ہے۔ GMAT کا امتحان سال میں چار مرتبہ ہوتا ہے۔ M.B.A میں داخلہ کے خواہشمند طلبہ کو چاہئے کہ وہ مارچ میں ہونے والے GMAT کے امتحان میں شامل ہوں۔ MBA میں تعلیم حاصل کرنے والے مستحق طلبہ کو مختلف ادارہ جات کی طرف سے وظائف بھی دیئے جاتے ہیں۔

GMAT کے فارم وغیرہ لاہور۔ کراچی اور اسلام آباد میں واقع امریکن سینٹرز سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ فارم LUMS سے بھی دستیاب ہیں۔

LUMS میں داخلہ کے لئے درخواست فارم 400 روپے کے عوض انہی مراکز سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ جہاں سے B.Sc کمپیوٹر سائنس / اکنامکس کے فارمز دستیاب ہوں گے۔ MBA پروگرامز کے لئے درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 8- فروری 96ء مقرر ہے۔ مزید معلومات کے لئے نظارت تعلیم سے رابطہ کریں۔

## داخلہ یونیورسٹی برائے انجنیئرنگ اور ٹیکنالوجی لاہور

○ سیلف فنانس کی اساس پر مندرجہ ذیل بیچلرز ڈگری میں UET لاہور نے داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

(1) الیکٹریکل انجنیئرنگ (2) سول انجنیئرنگ (3) میکینیکل انجنیئرنگ (4) کیمیکل انجنیئرنگ (5) میٹلرجیکل انجنیئرنگ اور میٹریلز سائنسز (6) پٹرولیم انجنیئرنگ (7) مائننگ انجنیئرنگ (8) آرکیٹیکچر (9) سٹی وریجنل پلاننگ

اہلیت: امیدوار جس امتحان کی بنیاد پر داخلہ کا خواہشمند ہے میں کم از کم 60 فیصد نمبر (حافظ قرآن اور این سی سی کے نمبروں کے علاوہ) حاصل کئے ہوں۔ داخلہ میرٹ پر کیا جائے گا۔ میرٹ کا تعین درخواست دہندگان کے مابین کیا جائے گا۔ داخلہ شروع ہونے کی تاریخ 13 جنوری 1996ء ہے اور درخواست فارمز جمع کروانے کی آخری تاریخ 25 جنوری 1996ء مقرر ہے۔ داخلہ فارمز وپراسپکٹس اسسٹنٹ رجسٹرار (ایس ایس) کمرہ نمبر 116 این سے بعوض مبلغ 500 روپے دستیاب ہیں۔ مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ جنگ 96-1-12 ملاحظہ فرمائیں۔

## اعلان داخلہ بی ایس سی ایگریکلچرل انجنیئرنگ و بی ایس سی آنرز ایگریکلچر

○ محکمہ زراعت حکومت پنجاب لاہور نے پنجاب کی مختلف یونیورسٹیوں میں درج ذیل مخصوص سیٹوں کے عوض داخلہ کے لئے، پنجاب کے ڈومیسائل کے حاصل امیدواران سے مندرجہ ذیل تفصیل کے مطابق درخواستیں طلب کی ہیں۔

(1) این ڈبلیو ایف پی یونیورسٹی آف انجنیئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی۔ پشاور
ڈسپلن بی ایس سی ایگریکلچرانجینئرنگ
سیٹوں کی تعداد 1

(2) این ڈبلیو ایف پی ایگریکلچرل یونیورسٹی پشاور
ڈسپلن بی ایس سی آنرز ایگریکلچر
سیٹوں کی تعداد 1

(3) ایگریکلچرل کالج کوئٹہ
ڈسپلن بی ایس سی آنرز ایگریکلچر
سیٹوں کی تعداد 1

(4) گومل یونیورسٹی ڈی۔ آئی خان
ڈسپلن بی ایس سی آنرز ایگریکلچر
سیٹوں کی تعداد 1

(5) آزاد جموں کشمیر یونیورسٹی مظفر آباد
ڈسپلن بی ایس سی آنرز ایگریکلچر
سیٹوں کی تعداد 2

اہلیت:- F.Sc پری میڈیکل / پری انجنیئرنگ کم از کم فرسٹ ڈویژن درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 96-1-28 مقرر ہے مزید تفصیلات کے لے روزنامہ جنگ 96-1-12 ملاحظہ فرماویں۔

## داخلہ احمدیہ ہوسٹل ربوہ

○ نظارت تعلیم نے ربوہ میں میٹرک تا ایف اے / ایف ایس سی کے طلباء کے لئے ہوسٹل کا انتظام کیا ہے۔ ہوسٹل میں داخلہ کے خواہشمند احمدی طلباء کے والدین فوری طور پر نظارت تعلیم سے رابطہ کریں۔ واضح ہو کہ فی الحال طلباء کی محدود تعداد کے لئے انتظام کیا گیا ہے۔ اس لئے جلد از جلد رابطہ کریں۔

بقیہ صفحہ 4

اور حساس۔ اپنا دور مکمل کر کے اس دنیا سے رخصت ہو گیا اور ہماری رہبری اور رہنمائی کے لئے اپنے کردار سے اپنے اعمال سے ایک بہترین اور حسین نمونہ چھوڑ گیا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت کی چادر میں چھپالے اور آپ کے درجات کو بلند کرے اور اپنی رضاء کی جنتوں میں اعلیٰ قرب کا مقام عطا فرمائے اور آپ کے لواحقین کو یہ عظیم صدمہ برداشت کرنے اور صبر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سب کو آپ کے نقش قدم پر چلنے اور ان کی خوبیوں کو پھیلانے اور اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

بقیہ صفحہ 5

زبان کے ذائقے کے لئے ہوتی ہیں اسی طرح ایک کھانا کھانے کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان ان کھانوں کو چھوڑ دیتا ہے جو محض زبان کے ذائقہ کے لئے ہوتے ہیں۔ پیٹ بھرنے کے لئے نہیں ہوتے پس اللہ تعالیٰ نے اس ذریعہ سے ہمارے لئے ایسی آسانی پیدا کردی ہے کہ جو بات ان کے لئے یعنی یورپ والوں کے لئے) تکلیف کا موجب ہے ہمارے لئے نہ صرف تکلیف کا موجب نہیں بلکہ ہم اسے بھی تعیش قرار دیتے ہیں جن لوگوں نے تحریک جدید کے مطالبات پر عمل کیا ہے انہیں جنگ کے باوجود خدا تعالیٰ کے فضل سے کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ تحریک جدید کے ماتحت ہماری جماعت کے قلوب سے اسراف کی عادت خدا تعالیٰ کے فضل سے نکل گئی ہے پہلے تو جماعت نے اس تحریک کو محض میری اطاعت کے طور پر جانا تھا مگر اب میں چاہتا ہوں کہ دوست اس بات کو دیکھیں کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے تحریک جدید کے زمانہ میں ہی ایسے حالات پیدا کر دیئے ہیں جن کے نتیجہ میں لوگ اس بات پر مجبور ہو رہے ہیں کہ اپنے حالات زندگی میں تغیر پیدا کریں اور کھانے اور پینے کی چیزوں میں کمی کریں۔ پس انہیں سمجھ لینا چاہئے کہ دنیا میں اس قسم کے زمانے بھی آتے رہتے ہیں اس لئے انہیں نہ عارضی طور پر بلکہ مستقل طور پر اپنی عادتوں میں ایسا تغیر پیدا کرنا چاہئے اور اپنے حالات زندگی میں ایسی سادگی اختیار کرنی چاہئے کہ زمانہ کا رنگ کیسا ہی بدل جائے انہیں کوئی دکھ اور تکلیف محسوس نہ ہو۔"

(از خطبہ 20- اپریل 1943ء)

آخر میں آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد جو حضرت ابوامامہؓ سے مروی ہے درج ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

"سادہ زندگی گزارنا ایمان کے تقاضوں میں سے ہے۔"

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ احباب جماعت کو سادہ زندگی کی اہمیت و افادیت کو سمجھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کے نتیجہ میں قربانی کے ہر میدان میں ہمیشہ اپنا قدم آگے سے آگے بڑھانے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

خلافت لائبریری ربوہ



Digitized by Khilafat Library Rabwah

# خبریں

**ربوہ** : 17- جنوری-1996ء
درجہ حرارت کم ازکم 5 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 9 درجے سنٹی گریڈ

○ کینیڈا کے وزیراعظم ژان کریٹان نے کہا ہے کہ ہم ایٹمی مسئلہ پر پاکستان کی نازک صورت حال کو سمجھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میرا دورہ پاکستان کامیاب اور شاندار رہا۔ انہوں نے بتایا کہ کینیڈا اور پاکستان کے درمیان بڑی مفاہمت پائی جاتی ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ دونوں ممالک مل کر کام کریں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ سرد جنگ کے خاتمہ کے بعد دنیا بدل چکی ہے۔ اور موجودہ دور افہام و تفہیم اور تجارت کا دور ہے۔

○ کینیڈا کے وزیراعظم ژان کریٹان نے اس توقع کا اظہار کیا ہے کہ پاکستان اور بھارت این۔ پی۔ ٹی پر دستخط کر دیں گے انہوں نے اس رائے کا اظہار کیا کہ اب دنیا سے ایٹمی ہتھیار ختم ہو جانے چاہئیں۔

○ شیعہ ذاکر اور معروف شاعر محسن نقوی کی نماز جنازہ لاہور میں ادا کرنے کے بعد ان کی میت تدفین کے لئے ڈیرہ غازی خان لے جائی گئی۔ محسن نقوی کے قتل پر تحریک نفاذ جعفریہ کی طرف سے سات روز تک سوگ کا اعلان کیا گیا ہے۔ ان کی نماز جنازہ میں پیپلز پارٹی اور مذہبی جماعتوں کے رہنماؤں اور دیگر لوگوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے مشہور شاعر محسن نقوی کے قتل پر گہرے دکھ کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ حملہ آور سزا سے بچنے نہیں پائیں گے۔ وزیراعظم نے مرحوم کی بیوہ کے نام تعزیتی پیغام میں کہا ہے کہ مجھے آپ کے شوہر کے بہیمانہ قتل کے بارے میں جان کر بہت صدمہ پہنچا ہے اور میں نے صوبائی انتظامیہ کو ہدایت کر دی ہے کہ مجرموں کو بلا تاخیر گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دی جائے۔

○ پارلیمنٹ کی کشمیر کمیٹی کے چیئرمین نوابزادہ نصراللہ خان نے کہا ہے کہ بھارت کو پسندیدہ ملک قرار دینا کشمیری شہداء سے غداری ہے۔ اس سے ہماری انڈسٹری تباہ ہو جائے گی۔ اور ہم خسارے میں رہیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ عوام یہ فیصلہ کبھی قبول نہیں کریں گے۔

○ لاہور میں شام نگر روڈ چوبرجی اور پریس مارکیٹ لوئر مال میں موٹر سائیکل پر سوار نامعلوم افراد نے دو افراد کو گولیاں مار کر ہلاک کر دیا اور فرار ہو گئے۔ دونوں افراد مختلف علاقوں میں پندرہ سے بیس منٹ کے دوران قتل کئے گئے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ وارداتیں سجاد گیلانی اور محسن نقوی کے قتل کی کڑی ہو سکتی ہیں۔

○ قائد حزب اختلاف میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ ہندوستان ایٹمی میزائل کی بات کرتا ہے لیکن پاکستان کی حکومت ایٹم بم کی بھی بات بھی نہیں کرتی۔ انہوں نے کہا پیپلز پارٹی کی حکومت ملک کے ساتھ مخلص ہے نہ قوم کے ساتھ۔ سندھ اب بے نظیر کا نہیں مسلم لیگ کا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان پر قاتلانہ حملہ بے نظیر نے کروایا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ حکومت کی تبدیلی کو اب کوئی نہیں روک سکتا۔ عوام اب مزید انتظار نہیں کر سکتے۔ 96ء تبدیلی کا سال ہے۔ بہتر ہے حکومت اپنی ناکامی کا اعتراف کرتے ہوئے خود ہی رخصت ہو جائے۔

○ صوبائی وزیر شیخ حاکم علی نے ممتاز شاعر محسن نقوی کے قتل پر کہا ہے کہ سپاہ صحابہ ان کے قتل میں ملوث نہیں۔ انہوں نے قتل کی تحقیقات کے سلسلے میں حکومت اور تحریک جعفریہ کو ہر ممکن تعاون کی پیش کش کی ہے۔

○ قومی اسمبلی کی سٹینڈنگ کمیٹی برائے خزانہ اور اقتصادی امور کے چیئرمین حاکم علی زرداری نے کہا ہے کہ قائداعظم نے کبھی پاکستان کو اسلامی مملکت بنانے کی بات نہیں کی۔ انہوں نے کہا کہ میں قادیانیوں کو کافر قرار دینے کا مخالف تھا۔ انہوں نے مزید کہا کہ وہ حکومت اور اپوزیشن میں مصالحت کرانے کے لئے تیار ہیں۔ اور اگر الطاف واپس آجائیں تو میں ان کی جان کی ضمانت دیتا ہوں۔

○ سینٹ کو بتایا گیا ہے کہ حکومت پی۔ ٹی۔ سی کے حساس نوعیت کے حصے کو نجی شعبے کے حوالے نہیں کرے گی۔ صرف اس حصے کو پرائیویٹائز کیا جائے گا جس کا تعلق دفاع سے نہیں ہو گا۔ پی۔ ٹی۔ سی کی نج کاری کے سلسلے میں سینٹ نے پانچ رکنی کمیٹی قائم کر دی ہے جو پی ٹی سی کی نجی شعبے کو فروخت اور انتظامی معاملات کا جائزہ لے گی۔

○ وزارت حقوق انسانی کے سیکرٹری عاشق حسین نے ایک پریس کانفرنس کو خطاب کے دوران بتایا کہ انسانی حقوق کی خلاف ورزی کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کے لئے الگ پولیس فورس قائم کی جائے گی۔ خواتین سے بدسلوکی۔ تھانوں میں تشدد۔ پرائیویٹ جیلوں کے خاتمے۔ اور چائلڈ لیبر روکنے کے لئے کام کرے گی۔ اس سلسلے میں چاروں صوبوں میں فیلڈ آفس کھولے جائیں گے جو صوبوں میں حقوق انسانی کی خلاف ورزیوں کا موقعہ پر جائزہ لیں گے۔ کام کرنے والے بچوں کو سات میں سے چار گھنٹے تعلیم دی جائے گی۔

○ وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو اور اقوام متحدہ کے نمائندہ محمود مستری کی ملاقات میں افغانستان میں قیام امن کے لئے تفصیلی بات چیت کی گئی۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ ربانی کی اشتعال انگیزیوں کے باوجود افغانیوں کی خوراک بند نہیں کریں گے۔ جبکہ محمود مستری نے اس سلسلے میں پاکستان کی کوششوں کو خراج تحسین پیش کیا۔

○ پاکستان بار کونسل نے مطالبہ کیا ہے کہ عدلیہ کو انتظامیہ سے الگ کیا جائے۔ تاکہ آزاد اور خود مختار عدلیہ وجود میں آسکے۔ پاکستان بار کونسل کے وائس چیئرمین حامد خان نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ یہ امر انتہائی قابل افسوس ناک ہے کہ سپریم کورٹ کے فیصلے کو دو سال گزر چکے ہیں۔ لیکن وفاقی اور صوبائی حکومتیں اپنی آئینی ذمہ داریاں نبھانے میں ناکام رہی ہیں۔

○ بینکنگ ٹریبونل لاہور نے گزشتہ روز حدیبیہ انجینئرنگ ملز لمیٹڈ کے وکلاء کی عدالتی دائرہ اختیار سے متعلق درخواست خارج کر دی اور انہیں ہدایت کی کہ وہ بینک کے قرضے جلد از جلد واپس کریں۔ یاد رہے کہ حدیبیہ انجینئرنگ ملز لمیٹڈ کے خلاف حبیب بینک نے پانچ کروڑ روپے قرضہ کی واپسی کے لئے اپوزیشن لیڈر میاں نواز شریف کے والد محمد شریف بھائی عباس شریف اور بیٹا حسین نواز کے خلاف دعوے دائر کر رکھے ہیں۔

○ امیر جماعت اسلامی کے ترجمان نے کہا ہے کہ اب تو صدر اور وزیراعظم کے خصوصی دوست بھی قتل ہونے لگے ہیں۔ ان کا اشارہ مسٹر محسن نقوی کی طرف تھا جو صدر لغاری کے بااعتماد ساتھیوں میں سے تھے اور ڈیرہ غازی خان کے رہنے والے تھے۔

## ضرورت لیڈی ٹیچرز

○ نظارت تعلیم کے زیر انتظام "مریم پرائمری سکول" واقع موضع گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ میں ٹرینڈ (Qualified) لیڈی ٹیچرز کی ضرورت ہے احمدی لیڈی ٹیچرز جو اس سکول میں تدریس کے فرائض سرانجام دینا چاہیں اپنی درخواست، مع دستاویزات کی نقول اور صدر محلہ / صدر جماعت / امیر ضلع کی تصدیق کے ساتھ زیادہ سے زیادہ 10-2-96 تک نظارت تعلیم میں پہنچادیں۔

(نظارت تعلیم)

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں • کیڈمیم کیساتھ تیار شدہ بغیر ٹانکے کے زیورات۔
• زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جائے گی۔
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز: میاں نسیم احمد طاہر
میاں وسیم احمد
فون: دوکان: 837 گھر: 212175

کراچی میں معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الکریم جیولرز
بازار فیصل کریم آباد دو چونگی
کراچی
پروپرائیٹرز: میاں عبداللطیف سیالکوٹی اینڈ سنز
فون: ٦٣٢٥٥١١
٦٣٢٠٣٣٤

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
• ہمدردانہ مشورہ • کامیاب علاج
ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ
فون (04524) 212434